نئی مودی سرکار: امکانات اور اندیشے

ہندوستان میں بڑی اقتصادی اصلاحات ایسی حکومتوں کے دور میں ہوئی ہیں جب یا تو ملی جلی حکومتیں تھیں یا پھر خارجی حامیوں پر ٹکی حکومت ملک چلارہی تھی۔ سال 1991 میں اقتصادی اصلاحات کی شروعات یا معیشت کو کھولنے کا کام ہی پی وی نرسمہا راؤ حکومت نے کیا تھا، جسے تعدادی قوت کے سبب ایک کمزور حکومت مانا جاتا تھا۔ اسی طرح دیوگوڑا اور گجرال کا متحدہ محاذ حکومتوں نے انکم ٹیکس کی سلیب گھٹا کر تین لاکھ کرنے کا کام اور ٹی آر اے آئی کے قیام جیسے بڑے فیصلے کئے۔

پروفیسر عتیق احمد فاروقی

ہندوستان بنیادی طور پر ایک زراعت پیشہ ملک ہے جس کی زیادہ تر آبادی دیہی علاقوں پر مبنی ہے۔ کئی دہائیوں سے اسکولی مضامین میں قید یہ لائن اب شاید واپس سیاست کے مرکز میں لوٹ رہی ہے اور اس کے ساتھ ہی اقتصادی پالیسی پر بھی اس کا اثر فطری ہے۔ دوسری طرف بڑھتی آبادی پر لگام کسنے کی ناکام کوشش کے بعد اسی آبادی کو آبادی کا منافع بتانے کی نفسیاتی اڑچنیں بھی سامنے آچکی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ حکومت کی ترجیحات میں روزگار کا انتظام سب سے بڑی ترجیح بن سکتی ہے۔ نریندر مودی کی تیسری مرکزی حکومت نے ذمہ داریاں تو سنبھالیں پر تیسری مدت کار کے آغاز سے پہلے ہی سودنوں کے ایجنڈے پر کام شروع ہوچکا تھا، مگر حکومت کے اہم اتحادی ان ایجنڈوں کو کتنا پٹری پر رہنے دیں گے؟ یہاں حساب لگانا ضروری ہے کہ جی ڈی پی میں اضافہ کی رفتار آٹھ فیصد سے اوپر جانے کی خوشخبری آنے کے ٹھیک بعد کہیں اس پر بریک لگنے کا ڈر تو نہیں پیدا ہوگا۔ خصوصاً یہ دیکھتے ہوئے کہ گزشتہ مدت کار کے مقابلے اس بار اتحادی پارٹیوں کی گنتی کم ہونے کے باوجود ان کی اہمیت بڑھ چکی ہے۔ جنتا دل (یونائٹڈ) کے سربراہ نتیش کمار اور تیلگو دیشم پارٹی کے چندرابابو نائیڈو کی جانب سے اپنی اپنی ریاستوں کیلئے خصوصی درجہ کا مطالبہ تو فطری ہے، مگر کیا مودی حکومت کے عام اقتصادی ایجنڈوں یا اقتصادی اصلاحات اور حکمراں محاذ پر اصلاح وترقی کی سیاست کیلئے ہی جانے جاتے ہیں۔ یعنی ان کی طرف سے اقتصادی محاذ پر کسی بڑی اڑچن کا خوف نہیں ہونا چاہیے۔

یاد رہے، ہندوستان میں بڑی اقتصادی اصلاحات ایسی حکومتوں کے دور میں ہوئی ہیں جب یا تو ملی جلی حکومتیں تھیں یا پھر خارجی حامیوں پر ٹکی حکومت ملک چلارہی تھی۔ سال 1991ء میں اقتصادی اصلاحات کی شروعات یا معیشت کو کھولنے کا کام ہی پی وی نرسمہا راؤ حکومت نے کیا تھا، جسے تعدادی قوت کے سبب ایک کمزور حکومت مانا جاتا تھا۔ اسی طرح دیوگوڑا اور گجرال کا متحدہ محاذ حکومتوں نے انکم ٹیکس کی سلیب گھٹا کر تین لاکھ کرنے کا کام اور ٹی آر اے آئی کے قیام جیسے بڑے فیصلے کئے۔ ٹیلی کمیونکیشن، پنشن سرکاری خسارے پر لگام کسنے کا نظام، بجلی اور بیمہ شعبہ کی متعدد بڑی اصلاحات اٹل بہاری باجپئی کی اس حکومت نے کئے جسے اپنے دم پر پوری اکثریت حاصل نہیں تھی۔ منموہن سنگھ نے بھی یو پی اے کے دور میں مزیگا، فورٹ پروٹکشن ایکٹ، لینڈ ایکوزیشن ایکٹ اور پیٹرولیم مصنوعات کو بازار کے حوالہ کرنے جیسے بڑے فیصلے کئے۔ ویسے مودی حکومت کی بھی پہلی مدت کار میں دو کام ایسے ہوئے جو متنازعہ تھے: نوٹ بندی اور جی ایس ٹی۔ عوام اِن دونوں اقدام سے پریشان ہوئی اور آج تک عوام اس کا فائدہ نہیں اُٹھا سکے۔ نوٹ بندی سے کالا دھن ملک میں واپس ہونے والا تھا جو آج تک نہیں ہوا اور جی ایس ٹی متوسط اور چھوٹے تاجروں کیلئے پریشان کن ثابت ہوا۔ جی ایس ٹی کا پورا حصہ ریاستوں کو نہیں مل سکا۔ مودی حکومت کو اکثریت میں ہونے کے باوجود کسانوں کیلئے نقصاندہ زرعی قوانین کو واپس لینا پڑا۔

یہ ضرور ہے کہ اتحادی حکومتیں ایسے کام نہیں کرپاتیں جن سے کسی پارٹی کے ناراض ہونے کا ڈر ہو، پر ایسے کام تیز ہوسکتے ہیں جن کا فائدہ صاف نظر آتا ہو، یا جو اتحاد میں شامل سبھی یا زیادہ تر پارٹیوں کے ایجنڈے سے میل کھاتے ہوں۔ اب اگر آج کے حال کا جائزہ لیا جائے تو بنیادی ڈھانچے میں اصلاح، سڑک، ریل، بجلی، پانی جیسی سہولتوں کو فروغ دینے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا، اس میں بھلا کون سی اڑچن آسکتی ہے۔ مزدوروں سے متعلق قوانین میں اصلاح یا تبدیلی پر تنازعہ کھڑا ہوسکتا ہے، لیکن اس کے بنا بھی ہندوستان میں تیز ترقی ہورہی ہے۔ بظاہر اس وقت حالات موافق نظر آرہے ہیں۔ معیشت میں اضافہ کی رفتار 8.2 فیصد پر پہنچ چکی ہے۔ سرکاری ریکارڈ کے مطابق ریزروبینک نے ہندوستانی حکومت کو امید سے دوگنا منافع دیا ہے۔ جی ایس ٹی وصولی میں نیا ریکارڈ قائم ہورہا ہے۔ انکم ٹیکس و کارپوریٹ ٹیکس کے محاذ پر کمائی بڑھتی جارہی ہے۔ ان مثبت خبروں کے بیچ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ آزاد ہندوستان کی تاریخ میں پہلی بار اتنی کمزور حکومت جو بیساکھی پر چلنا شروع ہوئی ہے اور جو جنتا دل (یونائٹڈ) اور تیلگو دیشم پارٹی کی مہربانیوں پر آگے بڑھ رہی ہے، کب تک چلے گی کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ گویا کی اس کی زندگی کرامین کے انجکشن پر ہے۔ این ڈی اے میں داخلی تنازعہ شروع ہوچکا ہے۔ اول تو ابھی تک نریندر مودی کو بی جے پی پارلیمانی پارٹی کا لیڈر نہیں منتخب کیا گیا ہے۔ یہ چیز آئینی روایت کے خلاف ہے۔ دوسرے، جے ڈی یو اور تیلگو دیشم کی مرضی کے خلاف وزارات کی تقسیم ہوئی ہے اور اتحادیوں کو ایک بھی اہم وزارت نہیں ملی ہے۔ تیسرے، لوک سبھا اسپیکر کا عہدہ یہ اتحادی پارٹیاں چاہ رہی تھیں۔ وزیراعظم نے اس مدعے پر بھی اپنی رضامندی نہیں ظاہر کی ہے۔ چوتھے، بی جے پی اور اُن اتحادیوں میں نظریاتی اختلافات میں ایک فرقہ پرستی کے ایجنڈے کو فروغ دے رہا ہے تو دوسرا سیکولر نظریہ کا حامی ہے۔ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ بی جے پی نے جن 240 سیٹوں پر کامیابی حاصل کی ہے اُن میں ایک 106 ارکان کا تعلق کانگریس چھوڑ کر آنے والے لیڈروں سے ہے جنہوں نے گرفتاری کے ڈر سے یا کسی اور لالچ میں کانگریس چھوڑ کر بی جے پی کی رکنیت اختیار کرلی ہے۔ ظاہر ہے ان 106 ممبران کا نظریہ بھی سیکولر ہے اور وہ کبھی بھی پالا بدل سکتے ہیں۔ اس طرح یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ درحقیقت بی جے پی کو لوک سبھا میں 134 نشستیں ہی حاصل ہوئی ہیں۔ مہاراشٹرا کے شندے اور اجیت پوار بھی مرکز میں وزارت کی تقسیم سے مطمئن نہیں ہیں۔ یہ بھی خبر ہے کہ این ڈی اے کے خاصے ارکان کی کانگریس، شرد پوار اور ادھو ٹھاکرے سے بات چیت چل رہی ہے۔ آنے والے دنوں میں مودی جی کو پارلیمان کے فلور ٹیسٹ کا بھی سامنا کرنا ہے، خصوصاً جب ان پر تمام طرح کی بدعنوانی اور ای وی ایم کی بدولت بے ایمانی کرنے کا انکشاف ہوچکا ہے۔

بہرحال نئی حکومت کے سامنے جو ترجیحات صاف نظر آرہی ہیں، اُن میں اب عوام کو خوش کرنے والی اور انہیں نہ صرف حال بلکہ مستقبل کے تئیں بھی پرعزم بن کر فلاحی اسکیموں پر خرچ اور توجہ بڑھانا سب سے اوپر ہوگا۔ جن چیزوں پر نااتفاقی کی گنجائش ہے، ان کو کنارہ رکھ کر اقتصادی ترقی اور روزگار کے محاذ پر بڑے قدم اٹھانے ہوں گے۔ ظاہر ہے مفت اناج سے خوش ہونے کے بعد اب لوگ اس سے آگے کچھ چاہتے ہیں۔ اُن کی سب سے بڑی ضرورت روزگار کی ہے، مگر اس کے انتظام میں ابھی وقت لگے گا۔ ایسے میں لوگوں کو فوری طور پر خوش کرنے والے کچھ اعلان آنے والے بجٹ میں سنائی دیں تو حیرانی نہیں ہونی چاہیے۔ لمبی مدت کے بعد وہ وقت لوٹ آیا ہے جب بجٹ میں وزیرخزانہ کو 'اچھی سیاست' اور 'اچھی معاشیات' کے درمیان توازن قائم کرنا ہوگا۔ اس لئے بجٹ تیار کرنا اور اقتصادی منصوبہ سنبھالنا تلوار کی دھار پر چلنے سے کم نہیں ہوگا۔

> **حکومت کے سامنے جو ترجیحات صاف نظر آرہی ہیں، اُن میں اب عوام کو خوش کرنے والی اورانہیں نہ صرف حال بلکہ مستقبل کے تئیں بھی پرعزم بن کر فلاحی اسکیموں پر خرچ اورتوجہ بڑھانا سب سے اوپر ہوگا۔ جن چیزوں پر نااتفاقی کی گنجائش ہے، ان کو کنارہ رکھ کر اقتصادی ترقی اور روزگار کے محاذ پر بڑے قدم اٹھانے ہوں گے۔ ظاہر ہے، مفت اناج سے خوش ہونے کے بعد اب لوگ اس سے آگے کچھ چاہتے ہیں۔**

atiqfaruqui001@gmail.com

موبائل: والدین بچوں کو کھلی چھوٹ نہ دیں

موجودہ دور میں، جہاں ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی کو آسان بنادیا ہے، وہیں بچوں کے لئے اس ٹیکنالوجی کا استعمال کسی بڑے خطرے سے کم نہیں۔ اسمارٹ فون، ٹیبلٹ اور دیگر ڈیجیٹل ڈیوائسز اب ہر گھر کا حصہ بن چکی ہیں اور ان میں موجود گیمز بچوں کو اپنی طرف کھینچنے میں بہت ماہر ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کے مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کریں اور اپنی ذمہ داری نبھائیں۔ بچوں کے لئے فون گیمز کے کئی نقصان دہ پہلو ہوتے ہیں۔ ان گیمز کا سب سے پہلا اثر بچوں کی تعلیمی سرگرمیوں پر پڑتا ہے۔ جو بچے زیادہ وقت فون گیمز میں گزارتے ہیں، ان کی تعلیمی کارکردگی اکثر کمزور ہوجاتی ہے۔

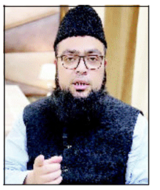

مولانا قاری اسحاق گورا

فون گیمز کا بچوں کی زندگی میں بڑھتا ہوا رجحان ایک اہم مسئلہ بن چکا ہے۔ موجودہ دور میں، جہاں ٹیکنالوجی نے انسانی زندگی کو آسان بنادیا ہے، وہیں بچوں کے لئے اس ٹیکنالوجی کا استعمال کسی بڑے خطرے سے کم نہیں۔ اسمارٹ فون، ٹیبلٹ اور دیگر ڈیجیٹل ڈیوائسز اب ہر گھر کا حصہ بن چکی ہیں اور ان میں موجود گیمز بچوں کو اپنی طرف کھینچنے میں بہت ماہر ہیں۔ والدین کو چاہیے کہ بچوں کے مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کریں اور اپنی ذمہ داری نبھائیں۔

بچوں کے لئے فون گیمز کے کئی نقصان دہ پہلو ہوتے ہیں۔ ان گیمز کا سب سے پہلا اثر بچوں کی تعلیمی سرگرمیوں پر پڑتا ہے۔ جو بچے زیادہ وقت فون گیمز میں گزارتے ہیں، ان کی تعلیمی کارکردگی اکثر کمزور ہوجاتی ہے۔ ان کی توجہ منتشر ہوجاتی ہے، اور طویل مدت تک یکسو رہنا مشکل ہوجاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں ان کے اسکول کے کام اور امتحانات پر برا اثر پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ، فون گیمز کا زیادہ استعمال بچوں کی جسمانی صحت پر بھی اثر انداز ہوتا ہے۔ طویل وقت تک بیٹھ کر اسکرین دیکھنے سے آنکھوں میں تکلیف، سردرد اور جسمانی حرکت میں کمی جیسے مسائل پیش آتے ہیں۔ اس سے بچوں میں موٹاپا اور دیگر جسمانی بیماریوں کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ بچوں کی سماجی زندگی بھی فون گیمز کی وجہ سے متاثر ہوتی ہے۔ پہلے جہاں بچے کھلی فضا میں کھیلتے تھے، دوست بناتے تھے اور مختلف سرگرمیوں میں حصہ لیتے تھے، وہیں اب وہ اپنی دنیا فون گیمز تک محدود کرچکے ہیں۔ اس سے بچوں کی سماجی مہارتیں کمزور ہوجاتی ہیں، ان میں تنہائی اور ڈپریشن کا رجحان بڑھتا ہے۔ سب سے پہلے انہیں چاہیے کہ بچوں کے ساتھ وقت گزاریں اور ان کی سرگرمیوں میں دلچسپی لیں۔ بچوں کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ ان کے والدین ان کے لئے وقت نکالتے ہیں اور ان کی فکر کرتے ہیں۔ بچوں کے فون استعمال پر نگرانی رکھیں۔ یہ دیکھیں کہ وہ کتنے وقت کے لئے فون استعمال کررہے ہیں اور کس مقصد کے لئے۔ فون پر پیرنٹل کنٹرولز کا استعمال کریں تاکہ بچوں کی سرگرمیوں پر نظر رکھی جاسکے اور انہیں مناسب حد میں رکھا جاسکے۔ اس کے ساتھ ہی بچوں کو ڈیجیٹل ڈیوائس کے بغیر کھیلنے کے لئے مواقع فراہم کریں۔ بچوں کو تعلیمی اور تربیتی کتابوں کی طرف بھی مائل کریں۔ کتابیں پڑھنے سے ان کی علمی سطح بہتر ہوتی ہے اور ان کا سوچنے کا طریقہ بھی بہتر ہوتا ہے۔ تعلیمی کھیل اور سرگرمیاں ان کی تعلیمی ترقی میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔ بچوں کی جسمانی صحت کا خاص خیال رکھیں۔ انہیں کھیل کود اور جسمانی مشق کے لئے وقت دیں۔ آؤٹ ڈور گیمز، سائکلنگ، سوئمنگ جیسی سرگرمیاں ان کے لئے بہترین ہیں۔ اس سے ان کی جسمانی صحت بہتر ہوتی ہے اور ان میں قوت برداشت بھی بڑھتی ہے۔ اگر بچوں کا فون استعمال مکمل طور پر روکنا ممکن نہیں ہے تو کوشش کریں کہ وہ فون گیمز کی بجائے تعلیمی اور تربیتی ایپس کا استعمال کریں۔ آج کل ایسے کئی ایپس اور گیمز موجود ہیں جو بچوں کی تعلیم اور ذہنی ترقی میں مددگار ثابت ہوسکتے ہیں۔ انہیں فون پر انسٹال کریں اور بچوں کو ان کا استعمال سکھائیں۔ بچوں کی عادات اور رجحان کو صحیح رخ دینے کے لئے والدین کو چاہیے کہ وہ خود بھی اپنے رویے پر نظر رکھیں۔ اگر والدین خود بھی فون پر بہت زیادہ وقت گزاریں گے تو بچے بھی ان کا طرز عمل اپنائیں گے۔ اس لئے، والدین کو خود بھی فون استعمال میں احتیاط برتنی چاہیے۔ بچوں کے ساتھ گفتگو کا سلسلہ جاری رکھیں۔ ان سے ان کی تعلیمی، سماجی اور فون استعمال کی عادات کے بارے میں پوچھیں۔ ان کی پریشانیوں اور مسائل کو سمجھیں اور حل کرنے کی کوشش کریں۔ ان سے دوستانہ رویہ اپنائیں تاکہ وہ آپ سے اپنے دل کی باتیں شیئر کرسکیں۔ بچوں کو مختلف دلچسپیوں کی طرف بھی مائل کریں۔ انہیں کتابیں پڑھنے، ڈرائنگ، پینٹنگ، اور دیگر سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لئے حوصلہ افزائی کریں۔ اس سے وہ فون گیمز کی بجائے دوسری فائدہ مند سرگرمیوں میں مصروف رہیں گے۔ فون گیمز کا بچوں کی زندگی پر بڑھتا ہوا اثر واقعی میں فکر کا سبب ہے۔ والدین کو چاہیے کہ وہ اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کریں اور بچوں کی تربیت میں اپنی ذمہ داری پوری کریں۔ بچوں کی تعلیم، تربیت اور صحت کا خیال رکھنا والدین کا فرض ہے اور اس میں کوئی کوتاہی نہیں برتنی چاہیے۔ ہمیں بچوں کو ایک بہتر اور صحت مند مستقبل فراہم کرنا ہے اور اس کے لئے ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو بخوبی نبھانا ہوگا۔

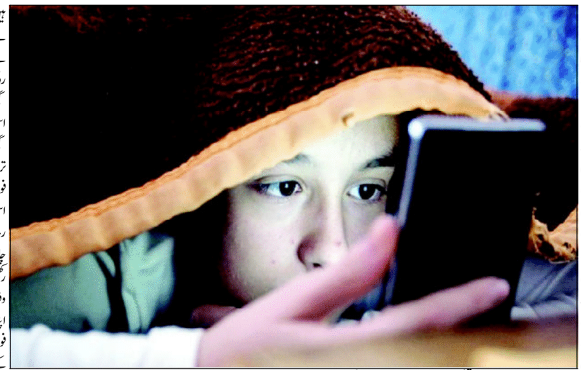

> **آج کل ایسے کئی ایپس اور گیمز موجود ہیں جو بچوں کی تعلیم اور ذہنی ترقی میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ انہیں فون پر انسٹال کریں اور بچوں کو ان کا استعمال سکھائیں۔ بچوں کی عادات اور رجحان کو صحیح رخ دینے کے لئے والدین کو چاہیے کہ وہ خود بھی اپنے رویے پر نظر رکھیں۔ اگر والدین خود بھی فون پر بہت زیادہ وقت گزاریں گے تو بچے بھی ان کا طرز عمل اپنائیں گے۔**

'ایکس' کی دنیا

@DailyExpress

برطانیہ کی لیبر پارٹی کے عام انتخابات سے قبل روسی نواز پوسٹ کرنے پر ایک ایم پی کو معطل کردیا ہے۔

@Bloombery

یوروپی یونین نے فرانس اور اٹلی کو بڑے خسارے کے لیے نکتہ چنی کا شکار بنایا ہے۔ یہ تصادم کا پہلا مرحلہ ہے جس کے بعد بڑے جرمانے عائد کیے جاسکتے ہیں۔

@Janasatta

سعودی عرب کے مکہ میں درجہ حرارت کے غیر معمولی درجہ تک پہنچ جانے اور زبردست گرمی کی لہر میں 577 حاجیوں کی موت ہوگئی ہے۔

@Jinlunder Singh

وزارت داخلہ نے دہلی کے چیف سکریٹری نریش کمار کو این ڈی ایم سی کا اضافی چارج بھی دے دیا ہے۔

@AFP New Agency

پوتن کا شمالی کوریا کا دورہ دفاعی تعلقات کے فروغ پرغور۔

روس کے صدر ویلا دیمیر پوتن اور شمالی کوریا کے لیڈر کم جونگ سے پینگ بونگ میں مذاکرات کے دوران ایسے اقدام پرغور کریں گے جو دونوں ملکوں کے خلاف عائد پابندیوں کو بے اثر کیا جاسکے۔

@The Indian Express

مہاراشٹر کی حکومت نے کسانوں کے مظاہروں اور ناراضگی کے پیش نظر ناگ پور اور گوا کے درمیان ہائی وے پروجیکٹ کو ٹھنڈے بستے میں ڈال دیا ہے۔ یہ بات سرکاری ذرائع نے بتائی ہے۔

@Ankit Mayank

یوتھ کانگریس کے ورکروں نے وزیر برائے ریلویز اشونی ویشنو کے استعفیٰ کا مطالبہ کرتے ہوئے احتجاج کیا۔

@WION

یمن کے حوثی باغیوں نے حملہ کرکے بحر احمر میں ایک اور جہاز کو ڈبو دیا۔

@Yes we Exist

خطرے کی گھنٹی: گینگ ریپ، اور خودکشی، گورکھپور میں 23 سال کے ایک نوجوان لڑکے کو عصمت دری کا شکار بنایا گیا۔ جب وہ اپنی شکایت درج کرانے گیا تو پولیس نے اس کو بے عزت کرکے لتاڑ کر کے بھیج دیا اور بعد میں ایف آئی آر درج نے صلاح دی تھی۔

پانچواں درویش@

کوئی تو ہو جو سفر کی تھکن کو جائے
بدن کی فصل پکے تو لگان لے جائے
کبھی کبھار ہمیں بھی کسی پری کی طرف
کوئی کہانی کوئی داستان لے جائے
رہے جو بند تو کھڑکی کے پیچھے کچھ بھی نہ ہو
کھلے تو صرف تری سمت دھیان لے جائے
شکیل اعظمی

@Anuradha Patel

پی ایم مودی وارانسی کی سیٹ چھوڑ کر ایک بار پھر میرے خلاف الیکشن لڑ کر جیت کر دکھائیں۔ اگر وہ جیت گئے تو میں سیاست چھوڑ دوں گا۔

اجے رائے کا چیلنج

@Middle East

انگریزی روزنامہ Hartz نے اسرائیلی حکومت کے اس منصوبے کی نکتہ چینی کی ہے۔ جس کے تحت فلسطینیوں کو انتظامی حراست میں رکھا جارہا ہے اور یہودی نوآبادی کاروں کو چھوٹ دی جارہی ہے۔

@Amit Malviya

دہلی کی راؤز ایونیو کورٹ نے دہلی کے سی ایم اروند کجریوال کی حراست میں 3 جولائی تک کی توسیع کردی ہے۔ کجریوال کو ای ڈی نے دہلی شراب گھوٹالے میں گرفتار کیا تھا۔ کجریوال کے معتمد اور شریک جرم منیش سسودیا بھی ابھی تک جیل میں ہیں ای ڈی نے ان کو گرفتار کیا تھا۔ اس طرح کے سی آر کی بیٹی کویتا راؤ بھی جیل میں ہیں۔ کچھ اور ہائی پروفائل مجرم ابھی ضمانت پر جیل میں ہیں۔ یہ صرف وقت کی ہی بات ہے، ک قانون ان کو اپنی گرفت میں لے لے گا۔

@DeependerS.Hooda

ہریانہ میں لوک سبھا الیکشن میں بی جے پی ہوئی ہاف، اسمبلی الیکشن میں بی جے پی ہوگی صاف۔

@JasepritShah

بی جے پی کے نیٹ گھوٹالہ کے خلاف دن بھر سڑکوں پر اتری عام آدمی پارٹی مودی سرکار نے نیٹ گھوٹالہ کرکے ملک کے 24 لاکھ بچوں کا مستقبل برباد کردیا ہے۔ اس گھوٹالے کی جانچ کروانے اور انصاف دلانے کے لیے عام آدمی پارٹی سڑک سے لے کر پارلیمنٹ تک لڑائی لڑے گی۔

@EconomicTimes

ویڈیو۔ کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے اپنی 54 ویں سالگرہ کانگریس کے دہلی ہیڈکوارٹر میں منائی۔ پرینکا گاندھی واڈرا کے سی وینو گوپال اور دیگر لیڈروں نے بھی اس موقع پر شرکت کی۔

@Shehab Agency اسرائیل کے مغربی جلیل میں شلوم نوآباد کالونی میں راکٹ لانچ کیے۔

@TNE Odisha

اوڈیشہ کے بالاسو میں فرقہ وارانہ تشدد کے بعد کرفیو 35 گرفتار۔

@Outcck India

این سی آر ٹی نے شہنشاہوں اور ان کے خاندان والوں کے مغل درباروں (16 ویں اور اور 17 ویں صدی) کے واقعات کو نصابی کتب سے نکال دیا گے ہے۔

@ANI نالندہ بہار میں وزیراعظم نریندر مودی نے نالندہ یونیورسٹی میں ایک تختی کا اجراء کیا۔ وزیراعظم نے ایک پودہ بھی لگایا۔

ایکس پر چلنے والے ٹرینڈ قارئین کی دلچسپی کیلئے پیش کئے جارہے ہیں
ایکسپوزر کے ذریعہ ظاہر کی گئیں آراء ان کی ذاتی ہیں اور ادارہ اس کیلئے کسی طرح ذمہ دار نہیں